

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

مختلف بیماریاں اور ان کا علاج



تھنیں لطیف

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

مختلف بیماریاں اور ان کا علاج

از

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین
حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل
ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اس غلطی کو صحیح کر لیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

خارش:- یہ رسالہ اصول کے مطابق اور مسائل شرعیہ پر مشتمل ہے۔ اس کا نام بھی اس کی مناسبت پر ”خارش“ رکھا۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ
أَجْمَعِينَ وَبَارَكَ وَسَلَّم

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

۱۴ فروری ۱۹۸۹ء، ۷ رجب ۱۴۰۹ھ

خارش (کھجلی) مشہور متعدی (حد سے تجاوز کرنے والا) مرض ہے۔ یہ خشک اور دو قسم کی ہوتی ہے پہلے ہاتھ کی گھائیوں (دو انگلیوں کے درمیان کی جگہ) میں چھوٹی آبلہ دار پھنسیاں (چھوٹا پھوڑا) پیدا ہوتی ہیں جن میں بہت سخت کھجلی ہوا کرتی ہے جب ان کو پھوڑ دیا جاتا ہے تو ان سے چیپ دار (چکنے والا) رطوبت نکلتی ہے جس کے دوسری جگہ لگ جانے سے مختلف قسم کی پھنسیاں (چھوٹی پھوڑیاں) پیدا ہو کر ان میں خارش ہونے لگتی ہے جب یہ مرض بہت شدید ہوتا ہے تو روزانہ مٹر کے برابر آبلے پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات کئی کئی آبلوں کے مل جانے سے ایک بڑا آبلہ بن جاتا ہے اور ہاتھوں کے علاوہ رانوں، کولہوں وغیرہ پر اس کا بہت زور ہوتا ہے، آدمی رات دن بے چین رہتا ہے، رات کے ابتدائی حصے میں خارش کا بہت زور ہوتا ہے، خارش سے مجبور ہو کر کھجایا جاتا ہے تو پھر جلن تکلیف دیتی ہے۔

خارش خشک:- یعنی سوکھی کھجلی میں آبلے نہیں ہوتے بلکہ یوں ہی بے چین کر دینے والی کھجلی ہوا کرتی ہے۔

مریض کھجانے کے لئے مجبور ہوتا ہے لیکن جوں جوں کھجایا جاتا ہے مزید کھجانے کی خواہش ہوتی ہے حتیٰ کہ کھاتے کھاتے خون نکل آتا ہے۔ اب کھجائی ہوئی جگہ پر تکلیف دہ سوزش (جلن) ہونے لگتی ہے اگرچہ سوکھی کھجلی میں پھنسیاں وغیرہ نہیں ہوتیں لیکن کبھی کبھی کھجانے میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہ مرض زیادہ تر موسم بہار میں جب کہ سردیاں

شروع ہونے لگتی ہیں ہوا کرتا ہے وجہ یہ ہے کہ سردیوں میں وہ فضلات و مواد (فاضل مواد) جو گرمیوں میں پسینہ کے ذریعہ نکلا کرتے ہیں بند ہو کر رہ جاتے ہیں اب جوں ہی گرمیاں شروع ہوتی ہیں اور چلد کے مسامات (جلد کے مہین سوراخ جن سے پسینہ نکلتا ہے) کھلنے شروع ہوتے ہیں تو وہ فضلات حرکت میں آتے ہیں اگر وہ کم اور لطیف (پتلے) ہوتے ہیں تو بخارات پسینہ کے ذریعہ نکل جاتے ہیں لیکن زیادہ ہوں تو مادہ کے اعتبار سے تریا خشک کھلی پیدا کر دیتے ہیں۔

جو اشخاص سردیوں میں زیادہ گرم چیزیں کھاتے رہتے ہیں اور گوشت، مچھلی، انڈے، گرم مسالہ، لال مرچیں وغیرہ اعتدال (درمیانے درجہ) سے زیادہ استعمال کرتے ہیں وہ عموماً اس میں مبتلا ہوتے ہیں نیز جو لوگ روزانہ غسل نہیں کرتے اور میلے کپلے رہتے ہیں وہ بھی اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

خارش سے محفوظ رہنے کی تدابیر:- خارش متعدی مرض ہے یعنی ایک سے دوسرے کو لگتا ہے اگر گھر میں ایک شخص اس مرض میں مبتلا ہو جائے تو گھر کے دوسرے آدمی بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور پھر محلے کے آدمی بھی محفوظ نہیں رہتے یہاں تک کہ بعض اوقات بستی کے تقریباً تمام گھرانوں میں مرض پھیل جاتا ہے اس لئے اس سے محفوظ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ جو شخص اس مرض میں مبتلا ہو اس کے پاس بیٹھنے اٹھنے، ایک ساتھ سونے اور اُس کے استعمال کئے ہوئے کپڑوں کے پہننے سے پرہیز کیا جائے، روزانہ پابندی کے ساتھ نیم گرم پانی سے صابن (خصوصاً کاربالک سوپ (Carbolic soap) یا سلفر سوپ (Sulphur soap)) مل کر غسل کیا جائے، صاف ستھرا لباس پہنا جائے، غذائیں سادہ کھائی جائیں، ہر قسم کی تیز، چوڑی (بد مزاج کر دینے والی) اور گرم و خشک غذاؤں سے پرہیز کیا جائے۔

معالجات:- کھلی تر ہو یا خشک، گند باری، شیشم کا براوہ، نیل کنٹھ، سناکلی ہر ایک ۵ ماشے کورات کے وقت گرم پانی میں بھگو کر رکھیں۔ صبح کو صاف پانی نہتھار (چھان) کر شر بت عذاب تین تولہ ملا کر پیئیں اگر کھلی خشک ہو اور مریض رات دن کھجاتے کھجاتے پریشان ہو جاتا ہو تو یہ نسخہ خصوصیت سے مفید ہے۔ عذاب ۵ دانے، شاہترہ ۵ ماشے، پوست ملہلہ زرد ۵ ماشے، دھنیا ۵ ماشے کورات کے وقت گرم پانی میں بھگو کر رکھیں۔ صبح کو صاف پانی چھان کر پلائیں لیکن اگر ان نسخوں کو استعمال نہ کر سکیں تو روزانہ صبح کو ہمدرد کی صافی دو تولہ آدھا پاؤ نیم گرم پانی میں ملا کر پیئیں اس سے روزانہ ایک دو ملائم آجابتیں (رفع حاجت) ہوں گی اور کھلی پیدا کرنے والا مادہ پاخانہ و پیشاب کے ذریعہ خارج ہو جائے گا۔ اس اندرونی علاج کے ساتھ بیرونی علاج اس طرح کریں، روزانہ صبح کو نیم کے پتوں کے جوش کئے ہوئے پانی سے صابن مل کر

نہائیں اگر نیم کے پتے نہ مل سکیں تو صرف سادہ گرم پانی اور صابن سے غسل کریں اس کے بعد بدن کو خشک کر کے گندھک ایک تولہ کو تین تولے ویسلین (Vaseline) یا ناریل کے تیل میں ملا کر کھجلی والے مقام پر خوب ملیں پھر رات کو سوتے وقت بھی یہی مرہم لگائیں اور تین چار روز تک اسی کو جاری رکھیں لیکن اگر اس سے آرام نظر نہ آئے تو مندرجہ ذیل دوا استعمال کریں۔

نسخہ: گندھک آملہ سار، نیلا تھوٹھا کیلا، مردار سنگ ہر ایک ایک تولہ کو باریک پیس کر اور اس میں سے ایک تولہ لے کر گھی چار تولے میں ملا کر دھوپ میں بیٹھ کر خوب مالش کریں۔ تین چار گھنٹے کے بعد نیم گرم پانی سے صابن مل کر غسل کریں تین چار روز کے استعمال سے خارش دور ہو جائے گی۔

اگر کھجلی تر ہو تو اس صورت میں روغن تارہ میرہ کی خوب اچھی طرح مالش کر کے نیم گرم پانی سے غسل کریں۔ چند روز کے استعمال سے کھجلی دور ہو جاتی ہے لیکن اگر یہ کافی نہ ہو تو لیموں کے رس میں برابر وزن روغن چمیلی ملا کر مالش کرنا بھی سوکھی کھجلی کے لئے بہت مفید ہے اگر اس میں تھوڑا سا کافور ملا کر مالش کی جائے تو اس کا اثر زیادہ قوی (تیز) ہو جاتا ہے۔

غذا و پرہیز: کھجلی تر ہو یا خشک ہر حالت میں کم مرچ کی غذا کھانا مناسب ہے۔ خالص گیہوں کے آٹے کی روٹی یا اس کے ساتھ تھوڑا سا بنسن ملا کر روٹی پکوائیں اور گھی یا مکھن کے ساتھ کھائیں۔ اگر اس سے طبیعت اُکتائے تو لوکی (گھیا)، ٹنڈے، تری، گاجر جیسی سبز ترکاریوں میں سے کوئی ایک تھوڑا سا نمک مرچ ڈال کر کھا سکتے ہیں۔ کبھی کبھی کھجڑی، ساگودانہ اور دلیا بھی کھا سکتے ہیں، دودھ بھی پی سکتے ہیں البتہ تیل، گڑ، شکر بلکہ دوسری میٹھی چیزوں کے کثرت استعمال سے پرہیز ضروری ہے۔

مغربات اویسی وغیرہ: یہاں چند وہ مجربات عرض کر دوں جو فقیر کو ذاتی طور پر تجربہ میں آئے یا اطباء اور ڈاکٹروں اور سنیا سیوں (ہند کے حکیموں) سے میسر ہوئے یا مُعْتَمَد (قابلِ اعتماد) حضرات کی تصانیف سے حاصل ہوئے۔

(۱) صابن سے نہانے کے بجائے ملتان مٹی (جس سے تختیاں صاف کی جاتی ہیں) سے نہائیں (مٹی ملتان مٹی کے برتن میں بھگو کر رکھ دیں) (سردیوں میں باریک کر کے گرم پانی میں بھگو کر مسل لیں) صرف ایک بار تمام جسم پر صابن کی طرح ملتان مٹی کا لپ دیں۔ دوسری میں دھوپ پر بیٹھ کر سکھائیں، گرمی میں پندرہ سے بیس منٹ تک سایہ میں بیٹھیں۔ جسم پر مٹی کے خشک ہونے پر سردی میں نیم گرم پانی سے، گرمی میں سادہ پانی سے ملتان مٹی کو جسم سے اچھی طرح صاف کر کے تولیہ سے جسم کا پانی سکھالیں۔ جسم کے اچھی طرح پانی خشک ہو جانے کے بعد بہتر ہے کہ سرسوں کا تیل یا جو میسر ہو تمام جسم پر ملیں پھر ایک بار

جسم پر بہائیں۔ ہفتہ میں ایک دوبار کرنے سے زندگی بھر خارش قریب نہ بھٹکے گی۔

گولیاں: شکر ف روئی ایک تولہ، فلفل سیاہ ۴ تولہ، افیون ایک تولہ، مٹھا تیل ۱۷ ماشے، آبِ ادرک نصف کلو۔ تمام دوائیں کھل (پس) کر کے متواتر تین روز آبِ ادرک میں کھل کریں جب گولیاں بنانے کے قابل ہو جائیں موٹھ (ایک قسم کا اناج جو سرخ رنگ کا مونگ کے برابر ہوتا ہے) کے دانہ کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح ایک شام ایک چھٹانک (۵۰ گرام) خالص دیسی گھی کے ساتھ کھائیں **ان شاء اللہ** صحت یابی ہوگی۔

نوٹکہ: نہ کھجنا خارش کا بہترین علاج ہے۔ پہلے قدرے پریشانی تو ہوتی ہے لیکن عادت بنانے کے بعد خارش چند روز کے بعد خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔

متعدی خارش: گو خارش جلد اور دوسرے اعضاء کی بے شمار بیماریوں کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے لیکن سکیمز (Scabies) خارش کی چند ایک عام وجوہات میں سے ایک ہے۔

اسباب: اس سلسلہ میں شدید خارش کا سبب ایک جرثومہ (مائٹ mite) ہوتا ہے جسے سر کوپس سکیمی (Sarcoptes Scabiei) کہتے ہیں یہ بیضوی شکل کا ۲ سے ۴ سو مائیکران لمبا ہوتا ہے۔ مادہ مائٹ جلد کے متاثر شدہ حصے میں داخل ہو جاتی ہے اور چند گھنٹوں میں اُوپر والی جلد کے اندر چھوٹی چھوٹی نالیاں سی بنالیتی ہیں اور ان میں انڈے دے دیتی ہیں جن سے مناسب وقفہ کے اندر لاروا (Larva) وجود میں آتا ہے اور پھر لاروا سے بالغ مائٹ بن جاتا ہے۔

مرض کا پھیلاؤ: یہ خارش افراد کے قریبی ذاتی جسمانی رابطے سے پھیلتی ہے۔ عام حالات میں یہ بیماری اس تکلیف سے متاثرہ بچوں کے ساتھ کھیلنے یا انہیں اُٹھانے سے تیزی سے پھیلتی ہے یہ جراثیم زدہ (جراثیم سے بھرے) پایہ حاجات (استعمال کے) تولیوں یا بستر کی چادروں وغیرہ کے عام استعمال سے بھی پھیل جاتی ہے۔

علامات: سرخ رنگ کے اُبھرے ہوئے دانے اور خارش کے طولانی (لمبے چوڑے) نشانات اس کی نمایاں علامات ہیں، ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگیوں کے خلاء، کلائیوں، بغلیں، پیٹ اور اعضاء مخصوصہ اس کے متاثر شدہ مقامات ہیں ان مقامات پر پانی یا پیپ سے بھری ہوئی پھنسیاں (چھوٹی چھوڑیاں) بھی نمودار ہو جاتی ہیں۔ یہ بیکٹریا کا ثانوی درجہ (دوسرے درجہ) کا انفیکشن (infection) ہوتا ہے ان مریضوں میں جو بہت صاف ستھرے رہتے ہیں اور روزانہ غسل کرتے ہیں بیماری اس صورت میں نہیں پھیلتی جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے کہ صرف خارش کے عمل سے پیدا ہونے والے صرف چند نشانات ہی نظر آتے ہیں۔ چند نراشخاص میں صرف چھوٹی گلٹیاں (ایسے سخت دانے جو کسی مرض کی وجہ سے پیدا ہوں) مذکورہ بالا

دوسرے مخصوص نشانات کے ساتھ یا ان کے بغیر نظر آ سکتی ہیں۔ چھوٹے یعنی نو دس سال (بڑھتے ہوئے) بچوں میں ہاتھوں یا پیروں پر پیپ کے دانے بھی اس بیماری کی علامات ہو سکتے ہیں۔

بیماری کے مختلف مراحل: ان مراحل کی ترتیب اس طرح ہے سب سے پہلے یعنی ابتداً خارش کا جراثیمہ ایک آدمی کو لگتا ہے اس کے بعد عام طور پر کئی ہفتوں کے لئے جلد کے اندر خاموش پڑا رہنے کے بعد ایک شدید خارش کی صورت پیدا کرتا ہے۔ یہ خارش رات کے وقت شدید تر ہو جاتی ہے کہ وہاں سرخ دھبے یا کھجلائے کے چند نشانات یا پانی کی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں (چھوٹی پھوڑیاں) نظر آئیں چونکہ یہ بیماری انتہائی طور پر متعدی ہوتی ہیں اس لئے کوئی بھی دوسرا قریبی فرد اس کی دسترس (گرفت) میں آ جاتا ہے ممکن ہے کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے اس مرض کی علامات سے محفوظ رہے لیکن یہ بات دوسروں کے لئے انتہائی طور پر بیماری لاحق کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔ یہ دور کے کنبوں، اسکولوں یا دوسرے اداروں میں جہاں بہت سے افراد اکٹھے رہتے ہوں جاری رہتا ہے وہ افراد جو ایک دوسرے کے قریب ہوں یا آپس میں ایک دوسرے کا لباس استعمال کریں ان کے اس بیماری میں مبتلا ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ ایک ایسے معاشرے میں جس میں افراد بہت ہی قریب رہتے ہوں جیسا کہ ہمارے ہاں معمول ہے اس بیماری کے پھیلنے کے زبردست مواقع ہیں۔

معالجے کے اصول و ضوابط: گردن کے نیچے نیچے جسم کے ہر حصے پر دوا کا لگانا اور اچھی طرح ملنا نہایت ضروری ہے جیسا کہ یہ مرض عام طور پر چہرے کو متاثر نہیں کرتا اس لئے چہرے پر دوائی لگانا ضروری نہیں ہوتا۔ چونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ بیماری سے متاثر ہر آدمی فوراً بعد ڈاکٹر سے رابطہ قائم کر سکے اس لئے ضروری ہے کہ کنبے کے تمام افراد جو کہ مریض کے ساتھ قریبی طور پر رہتے ہوں کا بھی علاج کیا جائے اگرچہ علاج کے کئی طریقے ہیں مگر عام طور پر مندرجہ ذیل طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے۔

نیم گرم پانی سے نہانے کے بعد لگانے والی ادویات تمام جسم پر لگائی جائیں اور اچھی طرح انہیں ملا جائے۔ یہ عمل گردن سے نیچے کیا جائے اور دواؤں کو جسم پر چوبیس گھنٹے سے اڑتالیس گھنٹے تک کے لئے لگا رہنے دیا جائے اس عمل کو دو یا تین دفعہ دہرایا جائے بعد ازاں جسم کو مناسب طور پر دھو ڈالا جائے اور تمام کپڑے بستر کی چادر، تولیے وغیرہ کھولتے ہوئے پانی میں ان جراثیم کو ہلاک کر دینے کے لئے دھو ڈالے جائیں جن کا ابھی تک ان چیزوں میں زندہ رہنے کا امکان ہو۔

گویہ ضروری نہیں ہے کہ کنبے کے تمام افراد بیک وقت کھجلا تے ہوں یا بیماری میں مبتلا ہوں لیکن اس عارضے کو کنٹرول کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ خاندان کے تمام افراد کا بیک وقت علاج کیا جائے اگر ایسا نہ ہو سکے تو عین ممکن ہے کہ کوئی مریض علاج کے بعد پوری طرح ٹھیک ہو جائے مگر تھوڑے عرصے کے بعد کسی دوسرے ایسے ساتھی کے تَوَسُّط (ذریعے) سے دوبارہ اسی تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو پہلے آدمی کے علاج کے وقت اپنے اندر ”مائٹ“ جرثومہ کو پرورش دے رہا تھا مگر خود اس میں بیماری کے کوئی آثار ظاہر نہ تھے۔

﴿مرگی﴾

یہاں سے مرگی کا باب شروع ہوتا ہے۔

مرگی:۔ مرگی فی الاصل ایک دماغی مرض ہے اگرچہ اس کے اسباب و علل میں کئی ایک عناصر کارفرما ہوتے ہیں لیکن بنیادی طور پر اس کا سب سے بڑا قوی تر مرکز دماغ ہے چنانچہ جب بھی دماغ میں اس نوع (قسم) کا خلل (جو ایک خاص نوعیت کا حامل مگر شدید الاثر ہوتا ہے) واقع ہو جائے مرگی یا اس نوع کے دیگر ضمنی امراض کے لاحق ہونے کا قوی (زیادہ) امکان ہوتا ہے۔ ان امراض میں عقل و فکر کا فساد، طویل بیداری، نیند کا کثرت سے آنا، ہڈیان (بیہوشی میں باتیں کرنا)، وسوسہ، نسیان (بھولنے کی بیماری) اور وحشت (دیوانگی) وغیرہ شامل ہے۔ ان میں مرگی کو دماغ کے شدید ترین مرض کی حیثیت حاصل ہے۔ اگر مریض میں حرارت اور بیہوشی (سوکھاپن) کی زیادتی ہو تو اس سے دماغ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے اور قوائے دماغ صحیح طور پر کام نہیں کرتے اور وہ اکثر و بیشتر گاہے بگاہے (کبھی کبھی) وحشت، وسوسہ اور ہڈیان و نسیان عقل کا باعث بنتے ہیں۔

اس مرض کی نوعیت، بنیادی اسباب اور مدتِ مرض یا اس کی تدریجی (آہستہ بڑھتی ہوئی) کیفیات کی تشخیص میں اکثر معالجین سے لغزش یا کوتاہی سرزد ہو جاتی ہے اس سلسلہ میں مرگی کی مختلف نوعیتوں کی بعض مخصوص علامتوں اور تشخیصی رموز کا مختصر بیان یوں ہے۔

☆ اگر مرگی کا کوئی مریض مستقلاً یعنی عرصہ دراز سے عارضہ نسیان میں مبتلا ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس مرض کی اصل بنیاد بچپن ہی میں کسی شدید مرض کے سبب قائم ہو چکی ہے۔

☆ اگر نسیان کے ساتھ ساتھ مرگی کا مریض ضعیف معدہ (معدہ کی کمزوری) اور دائمی (ہر آنے) قبض میں مبتلا چلا آ رہا ہو تو لازمی طور پر مرگی کا اصل سبب یعنی خلل دماغی میں دورہ اور مراق کی خرابیوں کی بھی شرکت ہے جس سے ننانوے فیصد حالتوں

میں یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ مریض اپنی زندگی میں (بچپن یا اوائل عمری میں) ٹائیفائیڈ کا ہدف بن چکا ہے جس کا صحیح تدریجی علاج نہ ہو سکنے کے باعث قوائے دماغی میں اختلال عقل (عقل میں خلل) یا خلل دماغی کے آثار باقی رہ گئے ہیں جو وقتاً فوقتاً دماغ، معدہ یا مرق کے کسی معاون مرض کی معاونت سے یک بیک (اچانک) شدید ہو کر مرگی کے دوروں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ شدید بخار اور مرض سرسام کی وجہ سے عقل قوائے دماغی میں خلل واقع ہو جاتا ہے جن آدمیوں کے دماغ میں یا روح نفسانی (دماغ کی روح) کے مجاری (راستے) میں پسدار خلط بارد اور سودا بند (محبوس) ہو جاتے ہیں انہیں مرض مرع مرگی کا مرض لاحق ہو جاتا ہے ظاہر ہے کہ مریض اس صورتحال سے دماغی اذیت محسوس کرتا ہے اس اذیت کو دفع کرنے کے لئے دماغ میں ایک قسم کی اضطراری (غیر ارادی) حرکت پیدا ہوتی ہے یہی وہ لمحہ ہے جب مریض چیخ مار اٹھتا ہے اور مرگی کا دورہ شروع ہو جاتا ہے۔

☆ مرگی کا جو مریض زیادہ تر خاموش رہے اور لوگوں سے کم گفتگو کرے اس کے جسم کے عضلات ڈھیلے ہوں گے اس کے ہاں سبب مرض محض سوداوی خلط (جنون و دیوانگی) ہوتی ہے جو تمام جسم میں پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ مرگی کی یہ قسم ایسے لوگوں کو لاحق ہوا کرتی ہے جن کے جسم لاغر ہوں مگر ان پر بالوں کی کثرت ہوتی ہے وہ تنہائی پسند اور تنہائی میں غور و فکر کرنے کے عادی ہوتے ہیں اور ان کا رنگ عموماً گندمی ہوتا ہے۔

☆ اس مرض کا سبب وہ خون ہوتا ہے جو شدت حرارت یا احتراق (جلن) کی وجہ سے غلط سودا (جنون) کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض کے چہرے پر یاس (ناامیدی) و غم کے بجائے ہنسی خوشی کا غلبہ ہوتا ہے ایسی مرگی نیم بیہوشی کی سی حالت کے مشابہ ہوتی ہے اور یہ بہت جلد علاج پذیر ہو جاتی ہے۔

☆ جس مریض کو سوداوی فساد (جنون) کے سبب سے یہ مرض لاحق ہو اور اس کے ساتھ اس کی پنڈلیوں کی رگیں پھول کر ابھر آتی ہوں تو ایسا مریض بھی صحت یاب ہو جاتا ہے یہاں یہ بات بطور خاص قابل ذکر ہے کہ بعض معالجین مرگی یا ہسٹریا (جذباتی ہجڑان) کی تشخیص میں اکثر و بیشتر غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں شاید اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہر دو امراض کی بعض ظاہری علامتوں میں اچھی خاصی مشابہت و مماثلت پائی جاتی ہے اس ضمن میں تشخیص مرض کے لئے (بالخصوص عورتوں) میں مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ خاطر رکھیں ہسٹریا کی مریضہ کے منہ سے جھاگ نہیں نکلتی جبکہ مرگی کے مریض یا مریضہ کے منہ سے جھاگ نکلتی ہے مرگی کا مریض ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اور اسے اپنے آپ پر گزرنے والی کیفیات کا کوئی احساس و علم نہیں ہوتا اس لئے وہ یہ بیان نہیں کر سکتا کہ اسے دورہ کی حالت میں کن جسمانی و روحانی اذیتوں سے گزرنا پڑا جبکہ ہسٹریا کی مریضہ اپنی بیماری کی تمام کیفیات کو دورہ ختم ہونے کے بعد بیان کر سکتی ہے وہ صرف دورہ کی حالت میں ہی اظہار خیال

کرنے سے مجبور ہوتی ہے۔ ہسٹریا کی مریضہ کبھی چیختی چلاتی ہے، کبھی روتی ہے اور کبھی ہنستی ہے اور ہڈیاں (بیہوشی میں باتیں کرنا) بولنے لگتی ہے اس کے جسم میں بل پڑنے لگتے ہیں لیکن مرگی کے مریض یا مریضہ میں یہ علامات نہیں پائی جاتی ہیں۔ ہسٹریا کی مریضہ کو اپنے پیٹ میں ایک گول سا اٹھتا ہوا محسوس ہوتا ہے جبکہ مرگی کی مریضہ کے بدن میں یکسر یہ کیفیت نہیں ہوتی۔

علامات :- جب مرگی کا دورہ شروع ہوتا ہے تو مریض بالعموم چیخ مارتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہوش دھواس جاتے رہتے ہیں اور وہ جس مقام پر بھی ہو بیہوش ہو کر نیچے گر پڑتا ہے، منہ سے جھاگ نکلتی ہے اور آنکھوں کی پتلیاں اوپر کو چڑھ جاتی ہیں، کبھی کبھی بول و براز (پیشاب و پاخانہ) بھی بلا ارادہ خارج ہو جاتا ہے۔ اگر مرض شدت اختیار کر چکا ہو یعنی عرصہ دراز سے ہو تو ایسی حالت میں دورہ پڑنے سے پہلے مریض کو ڈراؤنی قسم کی شکلیں دکھائی دیتی ہیں، سر درد اور سر گھومنے کی شکایت ہوتی ہیں، کانوں میں عجیب عجیب مختلف آوازیں گونجنے لگتی ہیں اور آنکھوں کے آگے چنگاریاں سی اڑتی ہوئی نظر آتی ہیں، چہرہ پر خوفناکی اُبھرتی ہے ہاتھ اور پاؤں ایسے آئینہ (اکڑ) جاتے ہیں جیسے تشنّج (اکڑن) کا دورہ پڑا ہو۔ مرگی کے دوروں کی نوبت مرض کی شدت و نوعیت پر موقوف ہے بعض آدمیوں کو مہینہ بیس دن اور بعض کو ہفتہ، عشرہ (دس دن) اور بعض کو روزانہ اس کا دورہ پڑتا ہے۔ عام طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جس شخص کو جلد از جلد یعنی روزانہ یا دن میں کئی کئی مرتبہ دورہ پڑتا ہے وہ بسا اوقات مہلک ثابت ہوتا ہے۔

اسباب :- علم الامراض کے محققین نے بڑی عمر والے آدمیوں میں اس مرض کے یہ اسباب تحقیق کئے ہیں۔ دماغ پر غم و آلام کا غیر معمولی بوجھ، خون میں زہریلے اثرات کی موجودگی، قبض (بالخصوص دائمی قبض) سر پر یا حلق میں شدید چوٹ، معدہ اور آنتوں میں کوئی دیرینہ (طویل مدت سے) خرابی، کثرتِ ریاح (ہوا کے اخراج کی زیادتی)، آتشک (گرمی کی بیماری جس میں ناف کے نیچے سُرُخ دانے نکلتے ہیں)، دماغی سدہ (Cerebral Embolism) کا نامکمل ہونا، دماغ کا ورم (سوجن)، کسی تیز نشہ کی مستقل عادت جیسے شراب نوشی، مرضِ نقرس کی موجودگی، اخلاط (بلغم) کا غیر معمولی گاڑھا پن، مسلسل دماغی محنت اور کثرتِ جماع (ہم بستری) وغیرہ۔ خواتین میں عموماً ایام کی خرابی بھی اس کا سبب ہوا کرتی ہے جہاں تک چھوٹے بچوں کے (طب) پاؤں کے انگوٹھے کے درد کا نام، ایک قسم کے شدید درد کا نام جو پیروں کی انگلیوں اور ٹخنوں میں ہوتا ہے اور ہاتھ یا پاؤں میں سوجن بھی ہو جاتی ہے، گٹھیا کا مرض، جوڑوں کا درد۔

مرگی (جسے طبی اصطلاح میں اُم الصبیاں کہتے ہیں) کا تعلق ہیں اس کے اسباب مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں مثلاً دماغ میں آکسیجن کی کمی، ثقیل قسم کی غذاؤں (ایسا کھانا جو دیر میں ہضم ہو) کا استعمال، خرابی ہاضمہ، دماغی پھوڑا دماغی مرض نیز شدید

اعصابی مرض، قبض، سرکی چوٹ، کالی کھانسی، متعدی بخاروں کے زہریلے اثرات کا دماغ تک پہنچنا، مرض کساح (پائخانہ کے اخراج کی جگہ کا مرض)، پیٹ میں کیڑوں کا ہونا، سرسام^۱، دانت بجنے کی شکایت وغیرہ۔ اگر مرگی کا مریض بچہ اچانک چیخ مار کر بتدریج زرد، سرخ اور نیلگوں (نیلا) ہو جائے تو یہ شدید قسم کا صرع اطفال (بچوں کی مرگی) ہے۔ یہ بات اکثر مشاہدے میں آئی ہے کہ اگر بچہ کی عمر ۴۰ یوم سے کم ہے اور اسے یہ مرض لاحق ہو جائے تو اس کا انجام اچھا نہیں ہوا کرتا۔ بڑی عمر والوں میں چونکہ قوت (مدافعت) زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہ اس مرض کا مقابلہ کر لیتے ہیں نیز چونکہ ان کے جسم کے خون کی رگیں کشادہ ہوتی ہیں، خون بھی زیادہ ہوتا ہے اور اس میں حرارت بھی کافی ہوتی ہے اس لئے ایسے افراد میں اس مرض کی بُرودت (ٹھنڈک) خون کے قوام (مادہ) کو گاڑھا کرنے یا انجمادی (جمع دینے والی) کیفیت پیدا کرنے سے قاصر رہتی ہے مگر بچوں کے ہاں صورتحال یکسر مختلف ہوتی ہے ان کی خون کی رگیں تنگ اور ان کے خون میں حرارت بھی نسبتاً کم ہوتی ہے اس لئے مرض کی حالت میں ان کا خون جلد گاڑھا ہو جاتا ہے اور اس طرح یہ گاڑھا خون بہت جلد بچوں کی ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔ بقراط (یونانی طبیب) کا قول ہے کہ اگر بچوں کے منہ یا ناک سے بلغمی رطوبات کا اخراج زیادہ ہو اور اُن کے سر یا جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو اس طرح فاضل رطوبات کے اخراج سے ان کے دماغ کا خود بخود تحقیق (صفائی) ہو جاتا ہے اور وہ مرگی جیسی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

تحقیق اویسی: حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کی تحقیق ہے جو آپ نے اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی تحقیق سے ثابت کی ہے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ اس حوالے سے مزید معلومات کے لئے حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کا رسالہ ”چھوٹی بیماریاں“ پڑھیں۔ (ادارہ تحقیقات اویسیہ)

☆.....☆.....☆

☆.....☆

۱۔ (طب) ورم دماغ کا مرض جس میں شدت کا بخار ہوتا ہے اور ایک مریض وہی تباہی بکنے لگتا ہے، اس مرض میں دماغ کے ایک یا دونوں پردوں یا صرف جوہر دماغ میں ورم ہو جاتا ہے۔